روزنامہ
1913ء سے جاری شدہ
FR-10
الفضل
The ALFAZL Daily
ٹیلی فون نمبر 047-6213029
web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org
ایڈیٹر : عبدالسمیع خان
ہفتہ 3/اگست 2013ء 24 رمضان 1434 ہجری 3 ظہور 1392 ہش جلد 63-98 نمبر 177

ارشادات عالیہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ

اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہم آجکل رمضان کے مبارک مہینہ سے گزر رہے ہیں۔ خوش قسمت ہیں وہ جو اس بابرکت مہینہ سے فائدہ اُٹھائیں گے۔ اور یہ برکتیں روزے کی حقیقت کو جاننے اور اس سے بھرپور فائدہ اُٹھانے سے ملتی ہیں۔ بیشک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد برحق ہے کہ رمضان کا مہینہ آتا ہے تو جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور دوزخ کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور شیطان کو جکڑ دیا جاتا ہے۔

(صحیح مسلم کتاب الصیام باب فضل شہر رمضان حدیث نمبر 2495)

لیکن کیا ہر ایک کے لئے یہ دروازے کھول دیئے جاتے ہیں؟ کیا ہر ایک کے شیطان کو جکڑ دیا جاتا ہے؟ کیا ہر ایک کے لئے دوزخ کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں؟ یقیناً ہر ایک کے لئے تو ایسا نہیں ہو سکتا بلکہ یہاں مومنین کو مخاطب کیا۔ لیکن سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا صرف ظاہری ایمان لانے سے، (مومن) ہونے سے اور روزہ رکھنے سے یہ فیض انسان حاصل کر لے گا اور کیا صرف اتنا ہی ہے۔ اگر صرف اتنا ہی ہے تو اللہ تعالیٰ نے بار بار ایمان لانے کے ساتھ اعمالِ صالحہ بجالانے کی طرف بہت زیادہ توجہ دلائی ہے، بہت زیادہ تلقین کی ہے۔ بلکہ اللہ تعالیٰ نے تو کسی بھی انسان کے لئے چاہے وہ کسی بھی مذہب کا ہو، اگر وہ نیک اعمال بجالانے والا ہے تو نیک جزا کا بتایا ہے۔

پس یقیناً صرف روزے رکھنا یا رمضان کے مہینہ میں سے گزرنا انسان کو جنت کا وارث نہیں بنا دیتا بلکہ اس کے ساتھ کچھ لوازمات بھی ہیں جن کو پورا کرنا ضروری ہے۔ کچھ شرائط بھی ہیں جن پر عمل کرنا ضروری ہے۔ اعمالِ صالحہ کی طرف بھی توجہ ضروری ہے جنہیں بجالانا ایک مومن کا فرض بھی ہے۔ ورنہ صبح کھانا کھا کر پھر شام تک کچھ نہ کھانا، ایسے لوگ تو بہت سارے دنیا میں ہیں جو صبح کھاتے ہیں اور شام کو کھاتے ہیں، بلکہ بعض نام نہاد فقیر جو ہیں وہ اپنے آپ کو ایسی عادت ڈالتے ہیں، مجاہدہ کرتے ہیں کہ کئی کئی دن کا فاقہ کر لیتے ہیں لیکن عبادت اور نیکی اُن میں کوئی نہیں ہوتی۔ کچھ ایسے بھی دنیا میں ہیں جو بعض دفعہ مجبوری کی وجہ سے نہیں کھا سکتے۔ بعض کے حالات ایسے ہیں اُنہیں مشکل سے ایک دفعہ کی روٹی ملتی ہے۔ کچھ کو ڈاکٹر بعض خاص قسم کے پرہیز کی ہدایت کرتے ہیں اور سارا دن تقریباً نہ کھانے والی حالت ہی ہوتی ہے۔ اور بعض لوگ، خاص طور پر عورتیں، ڈائٹنگ کے شوق میں بھی سارا سارا دن نہیں کھاتیں۔ ابھی دو دن پہلے میرے پاس ایک ماں آئی کہ میری بیٹی نے جوانی میں قدم رکھا ہے تو یہ دماغ میں آ گیا ہے، اس کو Craze ہو گیا ہے کہ مَیں نے دُبلا ہونا ہے اور وزن کم کرنا ہے کیونکہ آج کل یہ بہت رَو چلی ہوئی ہے اس لئے اُس نے کھانا پینا چھوڑ دیا ہے اور مجھے پریشان کیا ہوا ہے اور ایک وقت کھاتی ہے اور وہ بھی بہت تھوڑا سا، اور مہینہ میں یا کم و بیش ایک ڈیڑھ مہینہ میں چودہ پندرہ پاؤنڈ اُس نے وزن کم کر لیا ہے۔ تو یہ ماں کی فکر تھی اور شاید وہ لڑکی اب سمجھے کہ رمضان کا مہینہ آ گیا ہے، اگر میں اُٹھ پہر ے روزے رکھ لوں تو نیکی بھی ہو جائے گی اور رمضان کا مہینہ ہے، شیطان تو جکڑا ہوا ہے، ثواب بھی مل جائے گا اور دونوں کام میرے بھگت جائیں گے۔ بعض ایسے بھی میرے علم میں ہیں جو روزہ رکھتے ہیں اور پھر سارا دن اور کوئی کام نہیں ہے۔ سوئے رہتے ہیں کہ روزہ نہ لگے اور سمجھ لیا کہ نیکی کا ثواب مل گیا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب یہ فرمایا کہ روزہ رکھو، رمضان آیا، شیطان جکڑا گیا، جنت کے دروازے کھول دیئے گئے، دوزخ کے دروازے بند کر دیئے گئے تو یہ بھی ہے کہ تم نے نیک اعمال بھی کرنے ہیں۔ بیشک تمہارا یہ عمل ہے کہ تم صبح سحری کھاتے ہو۔ اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے کھاؤ اور شام کو افطاری کر لیتے ہو۔ جیسا کہ میں نے بتایا کہ بعض اُٹھ پہرے روزے بھی رکھ لیتے ہیں۔ اگر مجبوری ہو تو بعض اٹھ پہرے روزے بھی رکھتے ہیں لیکن اس سے یہ نہ سمجھو کہ تمہیں روزے کا ثواب مل گیا یا تمہارا شیطان جکڑا گیا یا جنت کے دروازے تم پر کھول دیئے گئے اور دوزخ حرام ہو گئی۔ روزے کے مہینے میں اس سے وہی فیضیاب ہو گا جو اعمالِ صالحہ بھی بجالائے گا۔ جو اللہ تعالیٰ کا خوف اور خشیت دل میں رکھتے ہوئے روزے رکھے اور اس کے ساتھ اپنے ہر عمل کو خدا تعالیٰ کی رضا کے مطابق ڈھالنے کی کوشش کرے۔

(الفضل 25 ستمبر 2012ء)

تین خوشیاں

آنحضرت ﷺ نے حضرت علیؓ کو جو نصائح فرمائیں ان میں یہ بھی ہے کہ مومن کی دنیا میں تین خوشیاں ہیں۔ 1۔ بھائیوں سے ملاقات 2۔ روزہ کی افطاری 3۔ رات کے آخری حصہ میں تہجد۔

(بحار الانوار جلد 96 صفحہ 248 کتاب الصوم از محمد باقر مجلسی دارالاحیاء التراث العربی لبنان۔ طبع ثالث 1983ء)

یکساں آواز پہنچ جاتی ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں۔

”پہلے تو ذرائع وسائل اتنے نہیں تھے کہ خلیفہ وقت جو بات کہہ رہا ہوتا تھا یا حضرت مسیح موعود کے ارشادات جو بیان کئے جاتے تھے یا آنحضرت ﷺ کی جو تعلیم بتائی جاتی تھی...... وہ اسی جگہ پر محدود ہوتے تھے جس مجمع کو یا جس جلسے کو خطاب کیا جا رہا ہوتا تھا...... لیکن آج ایم ٹی اے کے بابرکت انعام اور انتظام کی وجہ سے یہ آواز اس وقت لاکھوں احمدیوں کے کانوں تک پہنچ جاتی ہے بلکہ آج ہمارے دعوے کی آواز اپنوں اور غیروں تک یکساں ایک ہی وقت میں پہنچ جاتی ہے۔“

(خطباتِ مسرور جلد سوم صفحہ 683)

(بسلسلہ فیصلہ جات مجلس شوریٰ 2013ء

مرسلہ: نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ)

واقفین نو کی پہلی ترجیح

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے واقفین نو کو وقف نو کی کلاس میں نصیحت کرتے ہوئے فرمایا:۔

”وقف نو کا ٹائٹل لگا کر سافٹ ویئر انجینئرنگ، کمپیوٹر سائنس میں جانے کی بجائے پہلی ترجیح جامعہ میں جانے کی ہونی چاہئے اس کے بعد ڈاکٹرز، انجینئرز یا کسی دوسری فیلڈ میں جانے کا سوچیں۔“

(روزنامہ الفضل 10 جولائی 2013ء)

واقفین نو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد پر لبیک کہتے ہوئے اپنے آپ کو جامعہ احمدیہ میں داخلہ کیلئے پیش کریں۔

(وکیل التعلیم تحریک جدید ربوہ)

مرسلہ: نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ

خطبات امام وقت سوال و جواب کی شکل میں

بسلسلہ تعمیل فیصلہ جات مجلس شوریٰ 2013ء

ان جوابات کے سوالات مورخہ 20 جولائی 2013ء کے روزنامہ الفضل میں شائع ہوچکے ہیں

سوال وجواب خطبہ جمعہ

28 جون 2013ء

س: یہ خطبہ جمعہ حضور انور نے کہاں ارشاد فرمایا؟

ج: جرمنی کے شہر KARLSRUHE میں

س: حضور انور نے دیگر کن ممالک کے جلسہ سالانہ کا تذکرہ فرمایا؟

ج: فرمایا: دنیا کے بعض اور ممالک کے بھی جلسے ان دنوں ہورہے ہیں خاص طور پر امریکہ اور کبابیر وغیرہ کیونکہ ان کے امراء نے اس خواہش کا اظہار کیا تھا کہ انہی دنوں میں ہمارا بھی جلسہ ہورہا ہے اس لئے ہمارا بھی ذکر کردیا جائے۔

س: ایک ہی دن میں مختلف ممالک کے جلسوں کا انعقاد کرنے سے کیا فوائد حاصل ہوتے ہیں؟

ج: فرمایا! ایک ہی میں مختلف ممالک کے جلسوں کا انعقاد اس لحاظ سے فائدہ مند بھی ثابت ہوجاتا ہے کہ live خطبات سے مختلف ممالک کے لئے لوگ جو اپنے ملکوں کے جلسوں کے جمع ہوتے ہیں استفادہ کر لیتے ہیں۔ان میں شامل ہوجاتے ہیں اور جماعت کی ایک بڑی تعداد تک خلیفہ وقت کی بات پہنچ جاتی ہے۔

س: حضور انور نے خطبہ جمعہ میں حضرت مسیح موعود کے کس احسان کا ذکر فرمایا؟

ج: فرمایا! حضرت مسیح موعود نے ہم پر بہت بڑا احسان جلسوں کا اجراء فرما کر فرمایا ہے کہ جس سے ہمیں ایک اجتماعی موقعہ اپنی اصلاح کا مل جاتا ہے روحانی غذا کے حصول کا مل جاتا ہے اپنے فرائض اور ذمہ داریوں کی ادائیگی کی طرف توجہ پیدا ہونے کا موقعہ مل جاتا ہے۔

س: حضرت مسیح موعود نے ایک حقیقی احمدی کے لئے زندگی کا کیا لائحہ عمل تجویز فرمایا ہے؟

ج: حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ ’’دل آخرت کی طرف بکلی جھک جائیں اور ان کے اندر خدا تعالیٰ کا خوف پیدا ہو اور وہ زہد اور تقویٰ اور خدا ترسی اور پرہیزگاری اور نرم دلی اور باہمی محبت اور مؤاخات میں دوسروں کے لئے نمونہ بن جائیں اور انکسار اور تواضع اور راستبازی ان میں پیدا ہو اور دینی مہمات کے لئے سرگرمی اختیار کریں۔‘‘

س: حضور انور نے زُہد کا کیا مطلب بیان فرمایا ہے؟

ج: فرمایا! اس کا مطلب ہے کہ اپنے آپ کو دنیاوی تسکین کے سامان سے روکنا، دنیاوی خواہشات سے روکنا، اپنے جذبات کو غلط جذبات کے ابھرنے سے روکنا، اس طرح روکنا کہ تمام دروازے ان خواہشات کے بند ہوجائیں تا کہ خواہش پیدا ہی نہ ہو اب اگر دیکھا جائے تو انسان دنیا میں جو خدا تعالیٰ نے چیزیں پیدا کی ہیں ان سے مکمل طور پر قطع تعلق تو نہیں کرسکتا تو اس کا مطلب یہ بھی نہیں کہ اسی طرح روک لو کہ دنیا سے کٹ جاؤ۔

س: حضور انور نے تقویٰ کی کیا وضاحت بیان فرمائی ہے؟

ج: تقویٰ یہی ہے کہ ہر وقت یہی خوف دل میں رکھنا کہ میرے سے کوئی ایسا کام سرزد نہ ہوجائے جس سے خدا تعالیٰ مجھ سے ناراض ہوجائے خدا تعالیٰ کی ناراضگی کا خوف سزا کے ڈر سے نہ ہو بلکہ اس طرح ہو جس طرح ایک بہت قریبی دوست کی عزیز کی ناراضگی کا خوف ہوتا ہے۔

س: تقویٰ کا معیار بلند کرنے اور اس کی اہمیت کے حوالے سے حضور انور نے کیا تاکید فرمائی ہے؟

ج: فرمایا! حضرت مسیح موعود اپنے ایک خطاب میں فرماتے ہیں کہ اپنی جماعت کی خیرخواہی کے لئے زیادہ ضروری بات یہ معلوم ہوتی ہے کہ تقویٰ کی بابت نصیحت کی جائے کیونکہ یہ بات عقلمند کے نزدیک ظاہر ہے کہ بجز تقویٰ کے اور کسی بات سے اللہ تعالیٰ راضی نہیں ہوتا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ان اللّٰہ مع ...... یقیناً اللہ تعالیٰ ان لوگوں کے ساتھ ہوتا ہے جو تقویٰ اختیار کرتے ہیں اور محسن ہیں۔ ہمارے قدم تقویٰ کی طرف نہیں بڑھ رہے تو یہ صرف دعویٰ ہے۔

س: محسن کے کیا معنی بیان فرمائے ہیں؟

ج: فرمایا! محسن کے معنی ہیں جو دوسروں سے اچھائی کا سلوک کرتے ہیں جو ان کے جذبات اور احساسات کا خیال رکھتے ہیں جو علم رکھنے والے ہیں اور یہ علم ان کو تقویٰ کی راہوں پر چلانے والا ہے۔

س: حقوق العباد اور حقوق اللہ کی ادائیگی کے لئے کیا کرنا ضروری ہے؟

ج: حقوق العباد کے لئے ہر قسم کے بغض اور کینوں سے اپنے آپ کو نکالنا ہوگا ہر قسم کے بغض اور کینے اپنے دل سے نکالنے ہوں گے اپنے دلوں کو آئینہ کی طرح صاف کرنا ہوگا۔اور اللہ تعالیٰ کے حقوق کی ادائیگی کے لئے ہر قسم کے شرکوں سے اپنے آپ کو پاک کرنا ہوگا۔

س: بیعت کا حق کس طرح ادا ہوتا ہے؟

ج: دنیا کا خوف یا دنیا داروں کا خوف یا دنیا داری کی طرف رجحان جس سے خدا تعالیٰ کو انسان بھلا دیتا ہے جس سے خدا تعالیٰ بھول جاتا ہے جس سے اس کے عبادت کے معیار میں کمی آجاتی ہے ان سب سے بچو گے تو تبھی بیعت کے حق دار کہلاؤ گے اور یہ بجز تقویٰ کے ممکن نہیں۔

س: حضور انور نے فرائض اور نوافل کی تشریح میں حضرت مسیح موعود کا کونسا اقتباس بیان فرمایا؟

ج: فرمایا! حضرت مسیح موعود نے فرماتے ہیں۔ انسان جس قدر نیکیاں کرتا ہے اس کے دو حصے ہوتے ہیں ایک فرائض اور دوسرے نوافل۔ فرائض یعنی جو انسان پر فرض کیا گیا ہو جیسے قرضہ کا اتارنا یا نیکی کے مقابل نیکی ...... ان فرائض کے علاوہ ہر ایک نیکی کے ساتھ نوافل ہوتے ہیں یعنی ایسی نیکی جو اس کے حق سے فاضل ہو جیسے احسان کے مقابل پر احسان کے علاوہ اور احسان کرنا یہ نوافل ہیں مثلاً زکوٰۃ کے علاوہ اور صدقات دیتے ہیں۔اللہ تعالیٰ ایسوں کا ولی ہوجاتا ہے۔

(ملفوظات جلد اول ص9)

س: معاشرہ میں کس طرح امن پیار اور محبت پیدا ہوسکتی ہے؟

ج: فرمایا! ایک حقیقی مومن کا کام ہے کہ احسان سے بڑھ کر احسان کا بدلہ اتارے۔اب دیکھیں جس معاشرہ میں یہ صورتحال پیدا ہوجائے کہ ایک نیکی کے بدلہ میں دوسرا بڑھ کر نیکی کر رہا ہو اور ہر ایک اس بات کی طرف توجہ دینے والا ہو اور اس عمل کو بجالا رہا ہو کہ ایک نے نیکی کی ہو اس کے جواب میں پہلا پھر بڑھ کر احسان اتارنے کی فکر میں ہو ایسا معاشرہ کبھی خود غرضوں کا معاشرہ نہیں ہوسکتا بلکہ امن، پیار اور محبت کا معاشرہ بن جائے گا۔

س: عبادت کی حقیقی روح کیا ہے؟

ج: فرمایا! اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ماخلقت ...... کہ میں نے جنوں اور انسانوں کو اپنی عبادت کے لئے پیدا کیا ہے اور پھر نماز کے قائم کرنے کی مردوں کے لئے باجماعت پڑھنے کی، باقاعدہ پڑھنے کی، وقت پر پڑھنے کی قرآن کریم میں کئی دفعہ حکم آتا ہے لیکن یہی نمازیں ہیں بعض لوگوں کے لئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ہلاکت بن جاتی ہیں پس یہ یقیناً ہمارے لئے سوچنے کا مقام ہے کہ کیوں ایک نیکی انسان کے لئے ہلاکت کا باعث بھی بن سکتی ہے اس کا سادہ جواب تو یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہر نیکی کرنے کا حکم تقویٰ کی بنیاد پر رکھا ہے گویا کہ اللہ تعالیٰ اس مغز کو چاہتا ہے جو چھلکے اور شیل کے اندر ہے نہ کہ ظاہری خول۔

س: حضور انور بیوت الذکر کے افتتاح کے موقعوں پر احباب جماعت کو کیا نصائح فرماتے ہیں؟

ج: بیوت الذکر کے افتتاح کے حوالہ سے فرمایا ہر جگہ میں یہی کہتا ہوں کہ اس بیت الذکر کے بننے کے بعد اس (بیت الذکر) کے علاقہ میں رہنے والے احمدیوں کی ذمہ داریاں بڑھ گئی ہیں صرف بیت الذکر بنا کر اس میں نمازیں پڑھنے کے لئے آجانا کوئی کمال نہیں ہے چاہے پانچ نمازوں پر آپ بیت الذکر میں آرہے ہوں اصل چیز یہ ہے کہ اس بیت الذکر سے آپس کے تعلقات میں بھی مضبوطی پیدا ہو اور اس علاقہ کے لوگوں میں بھی (-) کی خوبصورت تصویر ہر احمدی کے عمل سے ظاہر ہورہی ہو۔

س: باہمی محبت اور مؤاخات کے حوالہ سے حضور انور نے کیا ارشاد فرمایا؟

ج: فرمایا نرم دل، نرم دلی، باہمی محبت اور مؤاخات میں دوسروں کے لئے نمونہ بن جائیں پس یہ محبت پیار اور بھائی چارہ کا نمونہ آپس میں ایک دوسرے کے لئے بھی ہے اور غیروں کے لئے بھی آپس کے نمونے جہاں اللہ تعالیٰ کے پیار کو جذب کرتے ہوئے تقویٰ کے معیار کو اونچا کرنے والے ہوں گے وہاں غیروں کے لئے بھی (-) کی خوبصورت تعلیم کی طرف توجہ دلانے والے ہوں گے اور یوں دعوت الی اللہ کے مزید میدان کھلیں گے۔

س: اس خطبہ جمعہ میں حضور انور نے حضرت مسیح موعود کی اپنی جماعت کے لئے کس دعا کا ذکر فرمایا ہے؟

ج: فرمایا! حضرت مسیح موعود اپنی جماعت کے لئے دعا میں فرماتے ہیں کہ: ’’خدا تعالیٰ میری اس جماعت کے دلوں کو پاک کرے اور اپنی رحمت کا ہاتھ لمبا کر کے ان کے دل اپنی طرف پھیر دے اور تمام شرارتیں اور کینے ان کے دلوں سے اٹھاوے اور باہمی سچی محبت عطا کردے۔‘‘

س: انکساری اور عاجزی کے مضمون کو بیان کریں؟

ج: اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کی یہ نشانی بتائی ہے کہ یمشون علی الارض ھونا کہ وہ زمین پر عاجزی سے چلتے ہیں پس یہ عاجزی انسان میں وہ روح پیدا کرتی ہے جو بندے کو خدا تعالیٰ کے قریب کرتی ہے اور معاشرے کی خوبصورتی میں بھی اضافہ کرتی ہے۔

س: حضور انور نے خطبہ جمعہ میں جلسہ سالانہ میں شامل ہونے والوں کو کیا نصیحت فرمائی؟

ج: فرمایا! جو اپنی روحانی ترقی کے لئے جلسہ پر آئے ہیں اپنے تقویٰ کے معیار بلند کریں، اپنی اصلاح کریں اگر یہ ہوگا تو تبھی آپ جلسہ پر آنے کا حق ادا کرنے والے ہوں گے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

پبلشر و پرنٹر: طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ | مطبع: ضیاء الاسلام پریس | مقام اشاعت: دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ | قیمت 5 روپے

مکرم سید شمشاد احمد ناصر صاحب

عبادت الٰہی اور والدین سے حسن سلوک

انسان کی پیدائش کا اصل مقصد تو خدا تعالیٰ کی عبادت اور اس کی کامل اطاعت ہی ہے اگر یہ نہیں تو کچھ بھی نہیں۔ پھر تو انسان اور دوسرے بہائم میں کچھ فرق نہیں ہوگا۔ کیونکہ بہائم اور چوپائے بھی اسی طرح کھاتے پیتے ہیں جیسے انسان۔ انسان کو اپنی انسانیت ممتاز کرنے کیلئے اور اپنے آپ کو احسن تقویم ثابت کرنے کیلئے عبادت الٰہی کرنا ضروری ہے۔ یہی عبادت الٰہی ہے جو اس کا رستہ سنوارتی ہے اور اسے خدا تعالیٰ کا قرب عطا کرتی ہے جو کہ اس کی جنت ہے۔ آیئے اس بارہ میں دیکھتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کا کیا فرمان ہے۔

ارشاد خداوندی

اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے۔

1۔ ''یقیناً اللہ میرا بھی ربّ ہے اور تمہارا بھی ربّ ہے۔ پس اسی کی عبادت کرو (اور) یہی سیدھا راستہ ہے۔'' (آل عمران: آیت 52)

2۔ ''یہ ہے تمہارا اللہ جو تمہارا ربّ بھی ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ ہر چیز کا خالق ہے۔ پس اُسی کی عبادت کرو اور وہ ہر چیز پر نگران ہے۔'' (الانعام آیت: 103)

3۔ یہ اللہ تمہارا ربّ ہے۔ اس لیے اُسی کی عبادت کرو۔ کیا تم پھر بھی نصیحت حاصل نہیں کرو گے۔ (یونس: آیت 4)

4۔ اے بنی آدم! کیا میں نے تمہیں تاکیدی ہدایت نہیں کی تھی کہ تم شیطان کی عبادت نہ کیا کرو؟ یقیناً وہ تمہارا کھلا کھلا دشمن ہے۔ اور یہ کہ تم میری عبادت کرو یہ سیدھا راستہ ہے۔ (یٰسٓ: آیت 62،61)

5۔ یہ تمہاری امت ایک ہی امت ہے اور میں تمہارا ربّ ہوں پس تم میری عبادت کرو۔ (الانبیاء: 93)

دراصل سارا قرآن کریم ہی عبادت کے مفہوم سے بھرا ہوا ہے۔ یہ چند آیات آپ کی خدمت میں پیش کی ہیں تا کہ مضمون کی اہمیت کا اندازہ ہو سکے۔ ایک اور وضاحت بیان کرتا ہوں کہ عبادت کے معانی اپنے آپ کو کلی طور پر خدا کے سپرد کر دینا اور اس کی محبت میں اس کی اطاعت میں بکلی محو ہو جانا ہے۔ ہاں عبادت کا ایک حصہ اللہ تعالیٰ نے وہ بھی قرار دیا ہے جو کہ فرض نمازوں کی شکل میں ہمارے پیارے محبوب کبریا سید ولد آدم حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے ہمارے سامنے رکھا ہے۔ اصل عبادت وہی ہے کہ انسان ہر معاملہ میں ہر کام میں، ہر خواہش کی تکمیل میں اپنے آپ کو خدا کے آستانہ پر گرا دے اور اس کی روح پگھل کر عبادت الٰہی بن جائے۔

اس وقت عبادت الٰہی کے تعلق میں احادیث نبویہ ﷺ سے اس کی اہمیت بیان کرتا ہوں۔

ایک صحابی روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے آنحضرت ﷺ سے دریافت کیا یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ کو کون سا عمل سب سے زیادہ پسند ہے۔ آپ نے فرمایا: ''الصلاۃ علیٰ وقتھا'' (بخاری) کہ اپنے وقت پر نماز کی ادائیگی اللہ تعالیٰ کو زیادہ پسند ہے، یعنی نماز کا اگر وقت ہو گیا ہے تو اسے ادا کرنا چاہئے۔ نماز کی ادائیگی میں بلاوجہ تاخیر نہ ہو۔

ایک اور حدیث میں آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں کہ جو شخص اچھی طرح وضو کر کے گھر سے مسجد کے لئے نکلے، ہر ایک قدم پر جو وہ مسجد کی طرف اٹھاتا ہے اسے نیکی کا ثواب ملے گا اور ہر اگلے قدم پر اس کا ایک گناہ معاف کر دیا جائے گا یہاں تک کہ وہ مسجد میں داخل ہو جائے اور پھر اگر وہ خاموشی کے ساتھ امام کا انتظار کرے اور اپنے وقت کو دعاؤں اور ذکر الٰہی میں گزارے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت کے دروازے کھول دیتا ہے جس دروازے سے وہ چاہے داخل ہو جائے۔

ایک اور حدیث کا مضمون یہ ہے کہ رسول خدا ﷺ فرماتے ہیں، نماز باجماعت پڑھنے پر 27 گنا سے بھی زیادہ ثواب انسان کو ملتا ہے۔

ایک اور حدیث میں آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ''نماز تو مومن کی معراج ہے''

پس ہر مومن کو اس معراج کو حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے اور اپنی مصروفیات کا رونا ہی ہر وقت نہیں روتے رہنا چاہئے۔ کیونکہ اکثر اوقات دیکھا گیا ہے کہ لوگ یہی عذر کرتے ہیں کہ ہم بہت مصروف تھے۔ اگر آپ مصروف تھے تو کیا پھر نماز ''بے کار'' لوگوں کے لئے ہے۔

حدیث میں آتا ہے کہ ایک قوم مسلمان ہوئی اور اس نے نمازوں کی معافی چاہی کہ ہم مصروف لوگ ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ جب نماز ہی نہیں تو پھر دین ہی کیا ہے؟ نماز تو انسان کو خدا سے ملاتی ہے، گویا جب خدا سے ملنا منظور نہیں تو پھر انسان نے چوپایوں والا ہی کام کیا ہے اس سے زیادہ تو کچھ ثابت نہیں ہوتا۔

آنحضرت ﷺ نے قرآنی ارشادات کے مطابق نماز باجماعت کو اہمیت دی ہے اس لئے کوشش کریں کہ وقت کا حرج کر کے، کاروبار اور مصروفیت سے وقت نکال کر نماز باجماعت کی طرف توجہ کرنی چاہئے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

''نمازوں کے اوقات میں جیسا کہ خدا تعالیٰ کا حکم ہے، پوری توجہ نمازوں کی طرف رکھو۔ تمہارے کام یا تمہارے دوسرے عذر تمہیں نمازیں پڑھنے سے نہ روکیں۔ کام کی خاطر نماز کو نہ چھوڑو بلکہ نماز کی خاطر کام چھوڑو۔ ورنہ یہ بھی ایک قسم کا مخفی شرک ہے۔''

خدمت والدین

اس مضمون میں عبادت الٰہی کے ساتھ دوسرا پہلو جس کی طرف توجہ دلانا مقصود ہے وہ ہے ماں باپ سے حسن سلوک۔ اللہ تعالیٰ کا قرآن کریم میں اس بارہ میں یوں ارشاد ہے:۔

''اور تیرے ربّ نے اس بات کا تاکیدی حکم دیا ہے کہ تم اُس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو اور نیز یہ کہ اپنے ماں باپ سے اچھا سلوک کرو۔ اگر ان میں سے کسی ایک پر یا ان دونوں پر تیری زندگی میں بڑھاپا آ جائے تو انہیں ان کی کسی بات پر ناپسندیدگی کا اظہار کرتے ہوئے اُف تک نہ کہہ۔ اور انہیں نہ جھڑک اور ان سے ہمیشہ نرمی سے بات کر اور رحم کے جذبہ کے ماتحت ان کے سامنے عاجزانہ رویہ اختیار کر ان کے لئے دعا کرتے وقت کہا کر کہ: اے میرے ربّ! ان پر مہربانی فرما کیونکہ انہوں نے بچپن کی حالت میں میری پرورش کی تھی۔'' (بنی اسرائیل: 24،25)

اللہ تعالیٰ نے اس آیت کریمہ میں پہلے اس تاکیدی حکم کا ذکر فرمایا ہے کہ میری عبادت کرو پھر دوسرا تاکیدی حکم عبادت الٰہی کے فوراً بعد والدین کے ساتھ حسن سلوک کے بارہ میں دیا ہے۔ گویا اپنی عبادت کے ساتھ ہی والدین کے ساتھ حسن سلوک کو ملا دیا۔ یعنی یہ نہیں ہو سکتا کہ کوئی شخص عبادت کر کے، خدا کی مرضی کے موافق اپنی زندگی ڈھالے۔ اس کے حکموں کو مانے، پوری اطاعت کرے اور آستانہ الوہیت پر ہر وقت گرا رہے اور پھر وہ والدین کا نافرمان ہو۔ والدین کے ساتھ برا سلوک کرے۔ یہ نہیں ہو سکتا۔ یہ دونوں چیزیں جمع نہیں ہو سکتیں۔

احادیث نبویہ ﷺ

1۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت ﷺ سے دریافت کیا کہ اللہ تعالیٰ کو کون سا عمل سب سے زیادہ پسندیدہ ہے؟ آپ نے فرمایا: اپنے وقت پر نماز پڑھنا۔ میں نے پھر سوال کیا کہ نماز کے بعد پھر کون سا عمل اللہ کو زیادہ پسند ہے؟ آپ نے فرمایا: کہ ماں باپ کے ساتھ حسن سلوک۔ (بخاری)

2۔ حضرت ابوامامہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے حضرت نبی کریم ﷺ سے پوچھا یا رسول اللہ! ماں باپ کا اولاد پر کیا حق ہے؟ ارشاد فرمایا: ماں باپ ہی تمہاری جنت ہیں اور ماں باپ ہی دوزخ (ابن ماجہ ماخوذ، آداب زندگی)

3۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: جو شخص یہ چاہتا ہے کہ اس کی عمر دراز کی جائے اور اس کے رزق میں کشادگی آئے تو اسے چاہئے کہ اپنے ماں باپ کے ساتھ بھلائی کرے اور صلہ رحمی کرے۔ (آداب زندگی صفحہ 139)

4۔ ایک دفعہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں ایک آدمی حاضر ہوا اور اپنے باپ کی شکایت کرنے لگا کہ وہ جب چاہتے ہیں میرا مال لے لیتے ہیں نبی کریم ﷺ نے اس آدمی کے باپ کو بلایا۔ لاٹھی ٹیکتا ہوا ایک بوڑھا کمزور شخص حاضر ہوا۔ آپ نے اس بوڑھے شخص سے تحقیق فرمائی تو اس نے کہنا شروع کیا:

''خدا کے رسول ایک زمانہ تھا جب یہ کمزور اور بے بس تھا اور مجھ میں طاقت تھی میں مالدار تھا اور یہ خالی ہاتھ تھا میں نے کبھی اس کو اپنی چیز لینے سے نہیں روکا۔ آج میں کمزور ہوں اور یہ تندرست و قوی ہے۔ میں خالی ہاتھ ہوں اور یہ مالدار ہے۔ اب یہ اپنا مال مجھ سے بچا بچا کر رکھتا ہے۔''

بوڑھے کی یہ باتیں سن کر رحمت عالم ﷺ رو پڑے اور بوڑھے کے لڑکے کی طرف مخاطب ہو کر فرمایا: ''تو اور تیرا مال تیرے باپ کا ہے''۔

اس حدیث نبوی میں جو فرمان مذکور ہے وہ کسی مزید تشریح یا وضاحت کا محتاج نہیں ہے۔ یہ ایک واقعہ بہت سے لوگوں کے شکوک وشبہات کو ختم کر سکتا ہے جو ماں باپ پر ان کے بڑھاپے کی عمر میں نہ خدمت کرتے ہیں، نہ ان کی ضروریات کا خیال رکھتے ہیں نہ ان کے احساسات کو سمجھتے ہیں نہ ان پر خرچ کرتے ہیں۔

5۔ یہ معروف حدیث اور زبان زد عام حدیث سب نے سنی ہے کہ ماں کے قدموں کے نیچے جنت ہے۔ پس اس جنت کو حاصل کرنے کی کوشش کریں جو ان کی اطاعت، ان سے محبت ان کی خدمت کر کے ان کو خوش رکھ کر ہی مل سکتی ہے۔ اور ہاں یہ بھی یاد رکھیں کہ رسول خدا ﷺ نے یہ بھی فرمایا ہے کہ:

6۔ باپ جنت کے دروازوں میں سے ایک دروازہ ہے۔ اور یہ بھی فرمایا ہے کہ:

7۔ اگر باپ خوش ہے تو خدا بھی خوش ہے اور اگر باپ ناراض ہے تو خدا بھی ناراض ہے۔

8۔ خدا کے رسول نے یہ بھی فرمایا کہ وہ شخص بڑا ہی بدبخت ہے جس نے اپنی زندگی میں ماں باپ کو پایا اور ان کی خدمت کر کے جنت حاصل نہ کر سکا۔

پس انسان کی یہی خوش بختی ہے کہ وہ خدا کا بندہ بنے اس کی عبادت کرے اور اس کے احکامات پر عمل کرے اور اپنے والدین کی خدمت میں لگا رہے کیونکہ والدین کی دعائیں بچوں کے حق میں قبول ہوتی ہیں۔

مکرم چوہدری ظفر اللہ خان صاحب طاہر

میری والدہ محترمہ صفیہ حبیب صاحبہ

میری محسنہ، میری پیاری امی جان محترمہ صفیہ حبیب چوہدری صاحبہ ٹورانٹو کینیڈا میں مؤرخہ 27دسمبر 2012ءکوکینیڈا کے مقامی وقت کے مطابق سوا تین بجے سہ پہر اپنے مولا کے حضور حاضر ہوگئیں۔

پیارے آقا سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے از راہ شفقت مؤرخہ 14فروری 2013ءکو بیت الفضل لندن میں وہاں کے مقامی وقت کے مطابق دن گیارہ بجے نماز جنازہ غائب پڑھائی۔اس کی رپورٹ روزنامہ الفضل مؤرخہ 26فروری 2013ءص7 میں شائع ہوچکی ہے۔

اس موقع پر ہم جملہ پسماندگان ان تمام احباب وخواتین اور عزیز واقارب کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتے ہیں جنہوں نے اس موقع پر خود گھر تشریف لاکر یا بذریعہ فون اور خط تعزیت کی اور اس غم کو ہلکا کرنے میں مدددی۔اس موقع پر خصوصی تعاون کرنے والوں کو بھی اللہ تعالیٰ جزائے خیر عطا فرمائے۔آمین۔

امی جان مرحومہ کے والد مکرم چوہدری خدا بخش صاحب غوث گڑھ ریاست پٹیالہ ہندوستان کے رہنے والے تھے۔اہل حدیث مسلک سے تعلق رکھتے تھے۔آپ کے والد صاحب نے دور خلافت احمدیہ ثانیہ میں خود بیعت کی تھی اور اس کے ساتھ ہی شدید مخالفت کا سامنا کرنا پڑا۔ برادری نے گاؤں کے کنویں سے پانی لینے پر پابندی لگادی تو آپ نے اپنے گھر میں نلکہ لگوالیا۔ جب گاؤں والوں نے آپ کے کام کرنے والوں کو کام کرنے سے روک دیا تو آپ نے ساتھ والے گاؤں سے کام کروانا شروع کردیا اور ہر طرح کے حالات میں اپنے ایمان کی حفاظت کی۔خلافت احمدیہ اور جماعت کے ساتھ محبت کی وجہ سے ہی انہوں نے اپنی بیٹی یعنی ہماری والدہ کی شادی احمدی خاندان میں کی۔

امی جان کے رگ وریشہ میں اللہ تعالیٰ کی محبت رچی بسی تھی۔عبادت کا خاص ذوق تھا۔ خاکسار نے جب سے ہوش سنبھالا اپنی والدہ مرحومہ کو نہ صرف پنجوقتہ نماز کا پابند پایا بلکہ بہت ہی خشوع وخضوع کے ساتھ نماز تہجد بھی باقاعدگی سے ادا کرتے ہوئے دیکھا۔اپنی آخری بیماری میں بھی آخری دن تک نماز ادا کرتی رہیں۔ باقاعدگی کے ساتھ قرآن مجید کی تلاوت اور اس کا ترجمہ پڑھنا ہمیشہ آپ کا معمول زندگی تھا۔ ہر رمضان میں کم ازکم تین مرتبہ قرآن مجید کا دور مکمل کرتیں۔آخری عمر میں تو ہر رمضان المبارک میں عموماً پانچ دور مکمل کرتیں۔ تجرید بخاری مترجم خود خرید کر گھر رکھی ہوئی تھی اور اس کا مطالعہ کرتیں اور لجنہ کے اجلاس میں درس دیتی تھیں۔کتب حضرت اقدس مسیح موعود خاص طور پر حقیقۃ الوحی بہت پیار اور محبت اور عقیدت سے پڑھا کرتی تھیں۔میرے بچپن کی یادداشت میں آج بھی آپ کا اس کتاب کا ڈوب کر مطالعہ کرنا اور بچوں کو بلند آواز میں سنانا یاد ہے۔ دعاؤں اور درود شریف پر بہت زور دیتی تھیں۔ اٹھتے بیٹھتے ذکر الٰہی کرنا مجھے اچھی طرح یاد ہے۔

والدہ مرحومہ کو اللہ تعالیٰ، اس کے رسول ﷺ، حضرت مسیح موعود اور خلافت احمدیہ کے ساتھ والہانہ عشق تھا۔خلافت احمدیہ کی طرف سے ہونے والی ہر تحریک پر لبیک کہتیں۔خلافت رابعہ کے دور میں ایک تحریک پر اپنا تمام زیور پیش کردیا۔

جماعتی چندہ جات کی ادائیگی میں کبھی غفلت نہ برتتی تھیں۔محترم والد صاحب نے مجھے بتایا کہ ایک مرتبہ سال ختم ہونے کو آیا اور ابھی کچھ چندہ بقایا تھا۔تو آپ نے جو بھوسہ جانوروں کے لئے پورے سال کے لئے سٹور کر کے رکھا تھا اسے فروخت کردیا اور چندہ بروقت ادا کردیا۔

بھابھڑہ ضلع سرگودہا میں جو بھی مرکزی مہمان جاتا اس کے کھانے اور کپڑوں کی دھلائی اور استری وغیرہ کا انتظام خود کرواتیں تاکہ مہمان کو کسی قسم کی تکلیف نہ ہو۔خاکسار جب تک بھابھڑہ میں رہا مرکزی مہمانوں کے کھانے اور دیگر ضروریات کو گھر سے لے جاکر بیت الذکر میں پہنچانا میری ڈیوٹی ہوا کرتی تھی اور میں نے خوشی اور بڑے تعہد کے ساتھ ان مرکزی مہمانوں کی یہ خدمت کرتے ہوئے آپ کو دیکھا ہے۔ بھابھڑہ میں خدمت کرنے والے مربیان کرام کا کھانا اکثر ہمارے گھر سے جاتا اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے آج بھی آپ کی مہمان نوازی اور سلسلہ کے ساتھ محبت کا ذکر وہ مربیان کرام کرتے ہیں جو بھابھڑہ میں خدمات سرانجام دیتے رہے ہیں۔

اپنے گاؤں بھابھڑہ ضلع سرگودہا میں لجنہ کی تنظیم آپ نے قائم کروائی اور کئی سال تک جب تک آپ وہاں رہیں بطور صدر لجنہ بھابھڑہ اور پھر نگران حلقہ بھابڑہ خدمت کرتی رہیں۔ اس دوران گرمی سردی کی پرواہ کئے بغیر قریبی جماعتوں کے دورے کرتی رہیں اور رپورٹس لے کر مرکز بھجواتی رہیں۔تائید الٰہی کا ایک واقعہ آپ نے اس طرح سنایا کہ ایک مرتبہ آپ ایک قریبی جماعت سے دورہ کر کے واپس آرہی تھیں کہ راستہ میں آپ کی نئی چادر گرگئی جب اپنے گاؤں کے قریب پہنچیں تو دیکھا کہ چادر گرگئی ہے۔رات قریب تھی اس لئے واپس جانا مشکل تھا۔اس لئے انا للہ کی دعا پڑھ کر گھر چلی گئیں۔ابھی تھوڑا وقت ہی گزرا تھا کہ ایک آدمی وہی چادر لئے گھر آیا اور کہا کہ میں اس طرف سے ہی آیا ہوں یہ آپ کی چادر ہے اسے لے لیں۔ اس طرح اللہ تعالیٰ نے اس نقصان سے بھی بچالیا۔

ربوہ شفٹ ہونے کے بعد جس محلّہ میں رہیں محلّہ کی عاملہ میں خدمت کی توفیق پاتی رہیں۔ دعوت الی اللہ کا غیر معمولی شوق تھا۔ربوہ اور اس کے قریبی علاقوں میں جاکر دعوت الی اللہ کرتی رہیں۔

اللہ تعالیٰ کا آپ کے ساتھ سلوک غیر معمولی تھا۔آپ نے مجھے بتایا کہ ایک مرتبہ جب میں بعض وجوہ سے پریشان تھی اور دعا کی طرف توجہ تھی تو عالم رؤیا میں ایک بزرگ تشریف لائے اور بڑی محبت اور شفقت سے مجھے کہا کہ آپ کو پریشان ہونے کی ضرورت نہیں آپ کو جب بھی پریشانی ہو مجھے بتادیں ۔وہ پریشانی دور ہوجائے گی۔اس طرح باتیں ہوتی رہیں۔جب وہ بزرگ جانے لگے تو میں نے عرض کیا کہ آپ مجھے اپنا پتہ تو دے دیں تاکہ میں آپ سے رابطہ کرسکوں تو آپ نے فرمایا کہ اچھا مجھے کاغذ دو۔ جب میں نے کاغذ دیا تو اس پر صرف ” ا “ یعنی الف لکھا اور مجھے دے دیا۔اس پر میری آنکھ کھل گئی۔اس رؤیا کا مطلب بالکل واضح تھا۔خاکسار نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ کا سلوک عین اس کے مطابق آپ کے ساتھ رہا اور آپ کی اکثر دعاؤں کو شرف قبولیت عطا ہوا۔

آپ کی خوابیں اکثر سچی ہوتیں جو کہ روز روشن کی طرح پوری ہوجاتیں۔آپ کہا کرتی تھیں کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے پہلے سے بتادیا تھا کہ وہ مجھے چار بیٹے اور پانچ بیٹیاں دے گا۔فرماتی تھیں کہ میں نے خواب میں دیکھا تھا کہ چار پودے ہیں ایک آم کا دوسرا کیلے کا تیسرا گلاب کا اور اس پر ایک پھول کھلا ہوا تھا۔ اس میں چار بیٹوں کی بشارت ہے۔آپ بسا اوقات اپنے بچوں کو انہیں ناموں سے پکارتی تھیں۔اسی طرح کہنے لگیں کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے پانچ بیٹیوں کی بشارت دی ہے کیونکہ میں نے رؤیا میں توری کی بیل دیکھی جس پر پانچ توریاں لگی ہوئی تھیں اور اس کی تعبیر بیٹی سے ہوتی ہے۔اللہ تعالیٰ نے اس کے مطابق ہی آپ کو اولاد سے نوازا۔

خاکسار کے بچوں کے بارہ میں میری شادی سے قبل ہی اللہ تعالیٰ نے آپ کو خبر دے دی تھی۔ 2007ءجب میرا سب سے چھوٹا بیٹا بدر احمد پیدا ہوا تو میری بڑی چچی زبیدہ بی بی صاحبہ اسے دیکھنے فضل عمر ہسپتال آئیں بچہ دیکھا اور مجھے مبارک باد دیتے ہوئے کہا کہ آج آپ کی امی کی خواب پوری ہوگئی اور آپ کا چوتھا بیٹا ہوگیا۔کہنے لگیں کہ آپ کی امی نے مجھے بتایا تھا کہ ظفر کے چار بیٹے ہوں گے کیونکہ میں نے ظفر کی پیٹھ پر چار پھول دیکھے ہیں۔خاکسار یہ عرض کرتا ہے کہ یہ خواب والدہ محترمہ نے مجھے بھی اور باقی بہن بھائیوں کو بھی سنائی ہوئی تھی مجھے اس وقت بھولی ہوئی تھی مگر چچی جان کے بتانے پر یاد آگئی تھی۔

اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنی وفات کے بارہ میں پہلے سے بتا دیا تھا۔ امی جان مرحومہ نے اپنی وفات سے ایک روز قبل اصرار کر کے ابا جان کو اپنے پاس ہسپتال میں بلوایا (والد صاحب چونکہ دل کے مریض ہیں اس وجہ سے انہیں ہسپتال نہیں لے کر جاتے تھے)اس روز اصرار کیا کہ آج انہیں لے کر آئیں۔جب آپ تشریف لائے تو اپنے بچوں کی موجودگی میں خلاف معمول اپنا ہاتھ باہر نکالا۔ان کے ساتھ مصافحہ کیا اور کہنے لگیں کہ کل میں نہیں ہونگی میں نے آپ کو بخش دیا آپ مجھے بخش دیں۔میں ایک وصیت کرنا چاہتی ہوں اور وہ یہ کہ صبر کرنا اور آپ اور بچے روکر مجھے تکلیف نہ دینا۔اس سے اگلے روز آپ اپنے پیارے آقا کے حضور حاضر ہوگئیں۔

بلانے والا ہے سب سے پیارا
اسی پہ اے دل تو جاں فدا کر

امی جان غیر معمولی قربانی کرنے والی اور نظام وصیت میں شامل تھیں۔غریب پرور اور ہر ایک کا حسب مراتب خیال رکھنے والی تھیں۔ باوجود تنگی کے ہمیشہ غریبوں اور ضرورتمندوں کا خیال رکھا اور اس میں بہت لذت محسوس کرتی تھیں۔جب سے کینیڈا گئیں ہر رمضان المبارک میں خاص طور پر غریبوں کے لئے رقم بھجواتی تھیں۔خاندان میں جب بھی یتیم بچیوں کی شادی ہوتی تو میرے ذریعہ اچھی خاصی رقم ان کو بھجواتی تھیں اور اس طرح کی نیکی کے بجالانے میں ایسے کسی عزیز کی طرف سے کی گئی زیادتی کو بھی خاطر میں نہ لاتی تھیں بلکہ اسے بالکل بھلا کر یہ نیکی کا کام بجالاتی تھیں۔گاؤں سے آئے عرصہ گزر گیا مگر اس کے باوجود وہاں کے غریب لوگوں کے نام لے کر مجھے فرماتیں کہ ان کو میری طرف سے اتنی رقم دینا اور ان میں اکثریت غیر احمدیوں کی ہوتی تھی۔آپ کے اس حسن سلوک کا نتیجہ تھا کہ وہ سب لوگ آج بھی آپ کو یاد کرتے ہیں اور بعض تو آپ کی نماز جنازہ میں بھی شریک ہوئے۔

2005ءمیں کینیڈا سے پاکستان آئیں تو اپنی بڑی بہن کو جن کی مالی حالت خاصی کمزور ہے وہاڑی کے قریب ان کے گاؤں سے اپنے پاس ربوہ بلوایا اور خود انہیں نئے کپڑے لے کر دیئے اور ان کی خوب خدمت کی۔کئی روز اپنے پاس رکھا اور جاتے ہوئے انہیں اور ان کے بچوں کے لئے اچھی خاصی رقم اور تحائف دیئے۔

اپنی بہوؤں کے ساتھ سلوک انتہائی شفقت اور محبت کا تھا۔ ہمیشہ ان کا خیال رکھا۔ میرے بھائی ثناء اللہ خان صاحب کے سسر نے بتایا کہ ہم اپنے گھر میں ہمیشہ ان کے اس حسن سلوک کا ذکر کرتے تھے اور ہم نے قریب سے دیکھا ہے کہ آپ اپنی بیٹیوں سے زیادہ اپنی بہوؤں کا خیال رکھا کرتی تھیں۔

امی جان مرحومہ نہ صرف خود جماعتی خدمت کو اللہ تعالیٰ کا فضل شمار کرتیں بلکہ اپنی اولاد کو بھی یہی تعلیم دیتیں۔ میری بہن مبارکہ محمود نے بتایا کہ جب ان کی منظوری کینیڈا میں بطور صدر لجنہ حلقہ ہوئی تو خاص طور پر ملنے آئیں مبارکباد دی اور کہا کہ میں آپ کو دو باتوں کی نصیحت کرتی ہوں۔ ایک تو یہ کبھی تکبر نہ کرنا دوسرے یہ کہ جب بھی کوئی ممبر لجنہ آپ سے رابطہ کرنا چاہے تو اسے وقت دینا مایوس نہ کرنا بلکہ اس کی بات ہمدردی سے سننا۔

مرحومہ نے اپنے پسماندگان میں خاوند ہمارے والد محترم کے علاوہ چار بیٹے اور پانچ بیٹیاں چھوڑی ہیں۔

مرحومہ کے میاں ہمارے والد مکرم چوہدری حبیب اللہ صاحب سابق سیکرٹری تحریک جدید جماعت احمدیہ دارالبرکات ربوہ حال کینیڈا ہیں۔

بچگان کی تفصیل یہ ہے۔ چار بیٹے مکرم نصراللہ خان صاحب صدر جماعت نارتھ یارک کینیڈا، خاکسار چوہدری ظفراللہ خان طاہر۔ صدر شعبہ کلام جامعہ احمدیہ سینئر سیکشن، مکرم ثناء اللہ خان صاحب سیکرٹری تعلیم جماعت مالٹن کینیڈا۔ ریجنل کوآرڈینیٹر تربیت جی ٹی اے ایسٹ ونسٹر کینیڈا ذکاء اللہ خان صاحب ناظم تربیت ریجن پیل نارتھ کینیڈا، پانچ بیٹیاں محترمہ منیرہ بیگم صاحبہ زوجہ مکرم محمد حنیف صاحب مرحوم سابقہ صدر جماعت لجنہ 38 جنوبی سرگودھا حال کینیڈا، مکرمہ نصیرہ کوثر صاحبہ زوجہ مکرم عبدالسلام صاحب سیکرٹری تحریک جدید بریمپٹن کینیڈا، محترمہ نصرت پروین صاحبہ زوجہ مکرم ناصر احمد صاحب سیکرٹری اصلاح وارشاد محلہ دارالعلوم غربی ربوہ، محترمہ کوثر بیگم صاحبہ زوجہ مکرم حافظ حفیظ الرحمٰن صاحب مربی سلسلہ و نائب ناظر بیت المال خرچ اور محترمہ مبارکہ متین صاحبہ زوجہ مکرم محمود احمد صاحب ڈوگر صدر لجنہ بریمپٹن سنٹر پیس ویلج کینیڈا۔

مرحومہ کے پوتے اور خاکسار کے بیٹے جری اللہ جنبہ فن لینڈ میں زیر تعلیم ہیں اور وہاں کے نیشنل سیکرٹری اشاعت ہیں۔

اللہ تعالیٰ سے عاجزانہ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ والدہ مرحومہ کے درجات بلند فرمائے اور ہم سب پسماندگان کو صبر عطا فرمائے اور مرحومہ کی خوبیوں کا وارث بنائے۔ آمین

مکرم انیس احمد ندیم صاحب مشنری انچارج جاپان

جاپانیوں کو عمدہ مذہب کی تلاش ہے

شنتو ازم جاپان کا روایتی اور قدیم ترین مذہب ہے۔ جائزوں کے مطابق 83 فیصد جاپانی شنتو ازم کے پیرو ہیں۔ لیکن جاپانیوں کے بارہ میں یہ بات عام ہے کہ وہ بیک وقت تین مذاہب پر عمل پیرا ہیں۔ اس مقولہ یا تبصرہ کے مطابق ہر جاپانی شنتو پیدا ہوتا ہے، مغربی فیشن کے مطابق چرچ میں جا کر شادی کرتا ہے اور وفات کے بعد آخری رسومات بدھ مت کے مطابق ادا کی جاتی ہیں۔

شنتو ازم کی پیدائش یا آغاز کا تجزیہ بہت مشکل ہے لیکن اس بات پر سب کا اتفاق ہے کہ یہ ایک مسلسل عمل کی پیداوار اور اس خواہش کی طرف سفر ہے جو طبعاً کسی انسان کے دل میں پیدا ہوتی ہے اور وہ مذہبی وابستگی کا کوئی نہ کوئی طریقہ تلاش کرتا ہے۔

شنتو ازم کا فلسفہ فطرت اور فطری چیزوں کے گرد گھومتا ہے جس کے مطابق سورج، پہاڑ اور درخت وغیرہ قابل احترام ہیں اور ان سب کا الگ الگ خدا ہے۔ شنتو ازم کے نہ تو کسی بانی کا ذکر ملتا ہے اور نہ کوئی بنیادی مذہبی ٹیکسٹ موجود ہے۔ جاپانی تاریخ کے قدیم ترین ذخائر Nihonki اور Kojiki ہی وہ ریکارڈ ہے جس سے شنتو ازم کی قدامت اور بنیادی تصورات کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔

چھٹی صدی عیسوی میں بدھ ازم کی تعلیمات چین اور کوریا کے راستہ جاپان میں داخل ہوئیں اور یہ غیر ملکی مذہب جاپان میں کافی مقبول ہوا۔ وسطی جاپان کے مختلف علاقوں میں آج بھی ایک سے ڈیڑھ ہزار سال پرانے بدھسٹ ٹیمپل سیاحوں کی توجہ کا مرکز ہیں۔

اسی دور میں کنفیوشس ازم بھی ایک اخلاقی فلسفہ کے طور پر چین سے جاپان میں آیا۔ باقاعدہ مذہب کی شکل تو اختیار نہ کی لیکن یہ اخلاقی فلسفہ بھی کسی حد تک جاپانی قوم کو اپنی طرف متوجہ کرنے میں کامیاب رہا۔

جاپانی قوم کی مذہبی تاریخ کے مطالعہ سے پتہ چلتا ہے کہ Prince Shoutoku (572-622ء) وہ پہلے جاپانی ہیں جنہوں نے اپنی قوم کی اخلاقی اور روحانی راہنمائی کی۔ گو کہ وہ ایک شہزادہ تھا لیکن اس کی سیرت اور کردار کا مطالعہ یہ نتیجہ اخذ کرنے کے لیے کافی ہے کہ بلاشبہ وہ جاپانی قوم کے لیے ایک مصلح اور ہادی تھا۔ یہ عجیب حسن اتفاق ہے کہ پرنس شوتوکو، بانی اسلام حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ کے ہمعصر ہیں۔

پندرھویں اور سولہویں صدی عیسوی میں عیسائی منّاد جاپان پہنچے لیکن اس دفعہ جاپانیوں کی طرف سے سخت مزاحمت کا سامنا کرنا پڑا اور عیسائی مبلغین پر غیر معمولی تشدد کیا گیا اور بعد ازاں جاپان میں مذہبی تبلیغ پر پابندیاں عائد کر دی گئیں۔

ان پابندیوں کے اثرات کئی صدیوں تک جاری رہے لیکن Meiji بادشاہت کے دور میں 1889ء میں قانونی طور پر ہر مذہب اور فرقہ کو آزادی دے دی گئی۔ اور یہ بھی عجب حسن اتفاق ہے کہ 1889ء ہی وہ سال ہے جب حضرت اقدس مسیح موعود نے اللہ تعالیٰ کے اذن سے جماعت احمدیہ کی بنیاد رکھی۔

انیسویں صدی کے اواخر یا بیسویں صدی کے اوائل میں تجارتی قافلوں کے ذریعہ مسلمان سیاح جاپان میں داخل ہوئے اور Kotaro Yamaoka وہ پہلے جاپانی ہیں جنہیں مکّہ مکرمہ کی زیارت اور حج کے بعد 1909ء میں قبول اسلام کی توفیق ملی۔

مذہبی آزادی کے حصول کے بعد Anesaki Masaharu صاحب پہلے مذہبی دانشور ہیں جنہوں نے جاپان میں مذہبی تعلیم کا آغاز کیا۔ جاپان میں انہیں Father of religious studies کہا جاتا ہے۔ 1905ء میں جاپان میں پہلی دفعہ ٹوکیو امپیریل یونیورسٹی میں مذہبی علوم کو نصاب کا حصہ بنایا گیا۔ 1870ء میں پہلی دفعہ جاپانی زبان میں مذہب کیلئے مستعمل لفظ Shukyo کا استعمال شروع ہوا۔

بانی احمدیت حضرت مسیح موعود جو تمام انسانیت کو ملّتِ واحدہ بنانے کیلئے مبعوث ہوئے ہیں آپ نے 26/اگست 1905ء نماز ظہر سے قبل بیت مبارک قادیان میں جاپان کے ذکر پر فرمایا کہ

”جاپانیوں کو عمدہ مذہب کی تلاش ہے........ چاہئے کہ اس جماعت میں سے چند آدمی اس کام کے واسطے تیار کئے جائیں جو لیاقت اور جرأت والے ہوں اور تقریر کرنے کا مادہ رکھتے ہوں۔“

(ملفوظات جلد4 صفحہ 351 ایڈیشن 2003ء)

ایک اور موقع پر فرمایا کہ:۔

”مجھے معلوم ہوا ہے کہ جاپانیوں کو (دین حق) کی طرف توجہ ہوئی ہے۔ اس لئے کوئی ایسی جامع کتاب ہو جس میں (دین حق) کی حقیقت پورے طور پر درج کر دی جاوے گویا (دین حق) کی پوری تصویر ہو جس طرح پر انسان سراپا بیان کرتا ہے اور سر سے لے کر پاؤں تک کی تصویر کھینچ دیتا ہے۔ اسی طرح سے اس کتاب میں (۔) کی خوبیاں دکھائی جاویں۔ اس کی تعلیم کے سارے پہلوؤں پر بحث ہو اور اس کے ثمرات اور نتائج بھی دکھائے جاویں۔ اخلاقی حصہ الگ ہو اور ساتھ ساتھ دوسرے مذاہب کے ساتھ اس کا مقابلہ کیا جاوے۔

(دین) کا پورا نقشہ کھینچا جاوے کہ (۔) کیا ہے۔ صرف بعض مضامین مثلاً تعدد ازدواج وغیرہ پر چھوٹے چھوٹے مضامین لکھنا ایسا ہے۔ جیسا کہ کسی کو سارا بدن نہ دکھایا جائے اور صرف ایک انگلی دکھادی جاوے۔ یہ مفید نہیں ہوسکتا۔ پوری طرح دکھانا چاہیے کہ (۔) میں کیا کیا خوبیاں ہیں اور پھر ساتھ ہی دیگر مذاہب کا حال بھی لکھ دینا چاہئے۔ وہ لوگ بالکل بےخبر ہیں کہ (۔) کیا شئے ہے۔ تمام اصول فروع اور اخلاقی حالات کا ذکر کرنا چاہیے۔ اس کے واسطے ایک مستقل کتاب لکھنی چاہئے جس کو پڑھ کر وہ لوگ دوسری کتاب کے محتاج نہ رہیں۔“

(ملفوظات جلد4 صفحہ 371 ایڈیشن 2003ء)

”میں دوسری کتابوں پر جو لوگ (۔) پر لکھ کر پیش کریں بھروسہ نہیں کرتا۔ کیونکہ ان میں خود غلطیاں پڑی ہوئی ہیں۔ ان غلطیوں کو ساتھ رکھ کر (۔) کے مسائل جاپان یا دوسری قوموں کے سامنے پیش کرنا (۔) پر ہنسی کرانا ہے۔ (۔) وہی ہے جو ہم پیش کرتے ہیں۔ ہاں اشاعت (۔) کیلئے روپیہ کی ضرورت ہے۔“

(ملفوظات جلد4 صفحہ 374 ایڈیشن 2003ء)

بانی جماعت احمدیہ حضرت اقدس مسیح موعود کے یہ مختصر ارشادات جاپانی قوم کے مذہبی مزاج اور اسے مدنظر رکھتے ہوئے جاپان میں دعوت الی اللہ کی کاوشوں کیلئے ایک راہنما اصول کی طرح ہیں۔ آپ کی دین حق کی خواہش کی تکمیل کے لیے 1935ء میں مکرم صوفی عبدالقدیر نیاز صاحب پہلے احمدی مربی کے طور پر جاپان کے ساحلی شہر کوبے میں وارد ہوئے۔ 1957ء میں ایک جاپانی سکالر مکرم محمد اویس کوبایاشی صاحب خود تحقیق کر کے جامعہ احمدیہ ربوہ میں کچھ عرصہ زیر تعلیم رہنے کے بعد احمدیت میں داخل ہوئے۔

گو کہ جاپانی عملی طور پر مذہبی مزاج نہیں رکھتے، لیکن جاپان کے ہر شہر اور علاقہ میں پائے جانے والے بدھ مت اور شنتو ازم کے بکثرت ٹیمپل اس بات کا ثبوت ہیں کہ جاپانی قوم مسلسل کسی عمدہ مذہب کی تلاش میں ہے۔ شنتو ازم، بدھ مت اور عیسائیت کے ہزار ہا معابد جاپانیوں کو مذہب کی طرف راغب نہیں کر سکے اور یقیناً دین حق کی تعلیم ہی وہ خوبصورت ضابطہ حیات ہے جو اعلیٰ اخلاق کی حامل اور سچائی کی تلاش میں ہمہ وقت سرگرداں جاپانی قوم کی مذہبی ضروریات کو پورا کرسکتی ہے۔

دن، مہینے اور سال بننے کی داستان

سال سے مراد وہ وقت ہے جو زمین کو سورج کے گرد اپنا ایک چکر پورا کرنے میں لگتا ہے۔عام طور پر ہم یہ کہتے ہیں کہ ایک سال 365 دن کے برابر ہے اور دن کی توضیح زمین کی اپنے محور پر گردش کے ذریعے کرتے ہیں۔ یہ وہ وقت ہے جو زمین کو اپنے محور پر ایک مرتبہ گھومنے میں لگتا ہے۔یعنی دنوں اور برسوں کو تشکیل دینے کے لئے بالترتیب زمین کی محور اور مدار میں گردش کو بنیاد بنایا گیا ہے۔

البتہ بارہ مہینوں کی تقسیم کے بارے میں یہ خیال کیا جاسکتا ہے کہ اعداد سے اولین واقفیت کے بعد 12 کے ہندسے کو اپنے سے چھوٹے اعداد کی نسبت زیادہ تعداد میں تقسیم ہونے کی خصوصیت کے باعث انسان نے پسند کیا اور مہینوں کی تقسیم کا سبب بھی غالباً اس عدد کی پسندیدگی کا مظہر ہے جیسا کہ ایک فٹ کو 12 انچوں میں تقسیم کیا گیا ہے اور کئی دوسری جگہوں پر بھی ہمیں اس کا اسی انداز میں استعمال دیکھنے کو ملتا ہے جیسے، 12 کی درجن، اور دن رات کے بارہ بارہ گھنٹے وغیرہ۔(اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جب سے زمین آسمان پیدا ہوئے ہیں مہینوں کی گنتی 12 میں ہے)

وقت کا ریکارڈ رکھنے کے جدید ترین طریقوں سے ہمیں درست ترین اعدادوشمار ملے ہیں اور اب ایک برس کی توضیح ہم مختلف طریقوں سے کرتے ہیں ۔ ایک سولر یا ٹروپیکل سال 365 دن، 5 گھنٹے، 48 منٹ اور 46 سیکنڈ کا ہوتا ہے۔سال کا یہ دورانیہ عام طور پر فلکیاتی اعدادوشمار کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔ایک سائیڈ ریئل سال 365 دن، 6 گھنٹے اور 9 منٹ پر مشتمل ہوتا ہے۔فلکیات دان اسے بھی بعض اوقات استعمال کرتے ہیں کیوں کہ یہ وہ وقت ہے جو زمین کو ایک چکر پورا کرنے کے بعد ٹھیک اسی جگہ پہنچنے میں لگتا ہے۔

لیپ کا سال ہر چوتھے سال آتا ہے جب شمسی سال کے تمام اضافی گھنٹے، منٹ اور سیکنڈ جمع کرکے سال کا ایک دن بڑھا دیا جاتا ہے۔

برسوں کا ذکر کرتے ہوئے ہم .B.C اور .A.D کے اختصارات بھی استعمال کرتے ہیں۔اول الذکر Before Christ کا جبکہ موخر الذکر Anno Domini کا مخفف ہے جس کے معنی ہیں ’’ہمارے آقا کا سال‘‘۔

کاسمک سال سے مراد وقت کا وہ عرصہ ہے جو سورج کو اپنے تمام ارکان کے ساتھ ملکی وے یعنی کہکشاں کے مرکز کے گرد گھومتے ہوئے ایک چکر پورا کرنے میں لگتا ہے اور سورج یہ فاصلہ اپنے ’’کنبے کے ساتھ‘‘ زمینی پیمانوں کے مطابق ساڑھے بائیس کروڑ سال میں پورا کرتا ہے۔وقت کی پیمائش کے لئے سب سے طویل پیمانہ ہندی میں رائج ہے جسے ’’کلپ‘‘ کہتے ہیں۔ یہ 432 ارب سال کے برابر ہے۔

برسوں کے گروپوں کے لئے کئی طرح کے نام استعمال ہوتے ہیں۔اس کے بارے میں بھی جانتے چلیں ۔جس طرح دن کو Day، مہینے کو Month اور سال کو Year کہتے ہیں اسی طرح برسوں کے گروپوں کے بھی نام رکھے گئے ہیں۔مثال کے طور پر چار برسوں کو Olympiad کہتے ہیں، دس برسوں کو Decade، بیس برسوں کو Score، سو برسوں کو Century اور ہزار برسوں کو Millennium کہتے ہیں۔

اگر سالانہ کو Annual کہتے ہیں تو ایک سال کی دو غیر مساوی حصوں میں تقسیم کو Biannual، اور چھ چھ ماہ کے دو مساوی حصوں کو Semiannual کہتے ہیں۔ اسی طرح ہر پچاس برس کے وقت کے لئے کسی چیز کو ظاہر کرنا ہو تو اسے Semicentennial کہیں گے جبکہ ہر سو سال کے بعد کسی چیز کے وقوع پذیر ہونے کا ذکر کرنا ہو تو اسے Centennial کہتے ہیں۔

یہ سارے اعداد وشمار شمسی سال کے حوالے سے ہیں جس میں زمین کی سورج کے گرد گردش کو بنیاد بنایا گیا ہے۔اس کے علاوہ چاند کی بنیاد پر بھی برسوں کی تقسیم کی گئی ہے جیسے ہجری سال جسے اسلامی سال بھی کہا جاتا ہے۔اس میں نئے چاند کے طلوع ہونے سے مہینے کا آغاز ہوتا ہے۔اس کے دنوں کی تعداد شمسی سال سے کم ہوتی ہے قمری سال 354 یا 355 دن کا ہوتا ہے اور اسے 622ء میں ہجرت مدینہ کے واقعہ سے شروع کیا گیا۔ موسموں کے لحاظ سے اس کے مہینے یکساں نہیں رہتے۔ شمسی بنیادوں پر بننے والے کیلنڈر اس لئے موسموں سے مطابقت رکھتے ہیں کہ موسموں کا آنا جانا بھی زمین کی سورج کے گرد گرش اور جھکاؤ کے باعث ہوتا ہے۔قدیم Aztec اور Mayan تہذیبوں میں دو کیلنڈر استعمال کئے جاتے تھے۔ایک مقدس کیلنڈر تھا جو 260 دنوں پر مشتمل تھا اور اسی کی بنیاد پر مذہبی تہوار منائے جاتے تھے جب کہ دوسرا غیر مذہبی کیلنڈر 365 دنوں پر مشتمل تھا جنہیں اٹھارہ ماہ میں تقسیم کیا گیا تھا یعنی ایک مہینے میں 20 یا 21 دن ہوتے تھے۔

(روزنامہ دنیا 22 مارچ 2013ء)

آؤ توبہ کریں

میرے خوابوں کی اُجلی سنہری زمیں
ہنستے پھولوں کی خوشبو سے مہکی ہوئی
امن اور پیار کے رس میں ڈوبی ہوئی
یہ زمیں تو خدا داد انعام تھی
اس میں کیوں آگ اور خوں کی ہولی ہوئی
خونِ انسان کیوں اتنا ارزاں ہوا
ہر طرف ہے قیامت کا منظر بنا
زلزلے، قحط، طوفاں، حوادث، وبا
بوئے بارود ہے۔ نار نمرود ہے
سب رعونت تکبر کے مارے ہوئے
کھیلتے ہیں زمانے کی تقدیر سے
ناخداؤ! یہ بے چہرہ شہروں کی دُھند
آسمانوں سے قہر خدا لائی ہے
لالچی گدھ ہیں نظریں جمائے ہوئے
کب وطن کا بدن آخری سانس لے
ہوگیا ہے خدا ہم سے ناراض کیا
آؤ سوچیں کہ ہم سے ہوئی کیا خطا
آسمانی صحیفوں میں لکھا ہے کیا
کیوں بھڑکتا ہے دھیمے خدا کا غضب
اک منادی نے سب برملا کہہ دیا
آج انساں خدا کو ہے بھولا ہوا
اپنے ہونے کا دیتا ہے وہ خود پتا
سچ کی تکذیب سچوں کی تعذیب پر
جھوٹ سیلاب کی طرح پھیلا ہوا
کیوں عذابوں کو آواز دیتے ہو تم
اب بھی کچھ وقت باقی ہے اے دوستو
چھوڑ دو عیش وعشرت خدا سے ڈرو
اپنے قبوں، فصیلوں کو تم چھوڑ کر
اپنے شہروں سے قصبوں سے باہر چلو
اپنے گھر اپنی چاہت سے منہ موڑ کر
اپنے بچے بلکتے ہوئے چھوڑ کر
ربط ارضی خداؤں سے سب توڑ کر
آؤ ہم گڑگڑا کے دعائیں کریں
اپنی چیخوں سے اس کا کرم مانگ لیں
آؤ توبہ کریں
آؤ توبہ کریں
مہرباں ہے خدا ایک ماں کی طرح
وہ ہے قادر خدا بخش دے گا ہمیں

ا.ب. ناصر

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

نتائج

(نصرت جہاں اکیڈمی فار گرلز ربوہ)

ادارہ ہذا کی کلاس نہم میں ملیحہ احمد عیشا بنت مکرم طاہر احمد صاحب نے ربوہ کے تمام سکولز میں A+ گریڈ کے ساتھ 483 نمبر حاصل کر کے پہلی پوزیشن اور اسی طرح کلاس دہم میں سدرہ قریشی بنت مکرم قیصر محمود قریشی صاحب نے ربوہ کے تمام سکولز میں A+ گریڈ کے ساتھ 935 نمبر حاصل کر کے پہلی پوزیشن حاصل کی ہے۔ ادارہ ہذا کی جماعت نہم، دہم کی درج ذیل طالبات نے دوم اور سوم پوزیشنز حاصل کیں۔

کلاس نہم: سارہ احمد بنت مکرم عطاء الرحمٰن مبشر صاحب نے 458 نمبروں کے ساتھ دوم پوزیشن اور عزیزہ عائشہ احمد بنت مکرم آصف جاوید چیمہ صاحب نے 454 نمبروں کے ساتھ سوم پوزیشن حاصل کی۔

کلاس دہم: بریرہ خالد بنت مکرم خالد بلال احمد صاحب نے 932 نمبروں کے ساتھ دوم پوزیشن ، فریال چیمہ بنت مکرم عبدالحی چیمہ صاحب اور عزیزہ ماہرہ طوبیٰ بنت مکرم محمد اشرف عامر صاحب نے 912 نمبروں کے ساتھ سوم پوزیشن حاصل کی۔

احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ اعزاز ادارہ اور جماعت کیلئے ہر جہت سے مبارک فرمائے اور ان طالبات کی کامیابی کو آئندہ اعلیٰ کامیابیوں کا پیش خیمہ بنائے۔ آمین

(پرنسپل نصرت جہاں اکیڈمی فار گرلز ربوہ)

دورہ نمائندہ مینیجر روزنامہ الفضل

۞ مکرم خالد محمود صاحب نمائندہ مینیجر روزنامہ الفضل آجکل توسیع اشاعت ،وصولی واجبات اور اشتہارات کیلئے ضلع لاہور کے دورہ پر ہیں احباب جماعت وار اکین عاملہ اور مربیان کرام سے خصوصی تعاون کی درخواست ہے۔

۞ مکرم منور احمد چچہ صاحب نمائندہ مینیجر روزنامہ الفضل آجکل توسیع اشاعت ،وصولی واجبات اور اشتہارات کے حصول کیلئے کراچی کے دورہ پر ہیں۔ احباب جماعت وار اکین عاملہ، مربیان کرام اور صدران جماعت سے خصوصی تعاون کی درخواست ہے۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

ولادت

۞ مکرمہ ظل فردوس صاحبہ دارالعلوم شرقی نور ربوہ تحریر کرتی ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص فضل وکرم سے میرے بیٹے مکرم ایاز احمد طاہر صاحب مربی سلسلہ اور بہو مکرمہ نغمانہ فاروق صاحبہ کو مورخہ 16 جولائی 2013ء کو پہلی بیٹی سے نوازا ہے۔ نومولودہ کا نام عریفہ فردوس تجویز ہوا ہے۔ جو مکرم طاہر احمد ٹھاکر صاحب دارالعلوم شرقی نور ربوہ کی پہلی پوتی ،مکرم ماسٹر فاروق احمد ملہی صاحب آف بھوڈی ملہیاں ضلع نارووال کی پہلی نواسی اور مکرم محمد دین صاحب مرحوم نمبردار سابق صدر جماعت احمدیہ چک نمبر 565 گ ب ضلع فیصل آباد کی نسل سے ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو صحت وسلامتی والی طویل فعال زندگی عطا فرمائے۔ نیز نیک، صالحہ، خادمہ دین، والدین کیلئے قرۃ العین اور ہمیشہ ردائے خلافت سے چمٹے رہنے والی بنائے۔ آمین

ولادت

۞ مکرم مرتضیٰ احمد صاحب آف لقمان ہیئر فیشن ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص فضل وکرم سے خاکسار کو مورخہ 25 جولائی 2013ء کو دوسری بیٹی سے نوازا ہے۔ نومولودہ کا نام عروہ شہزادی تجویز ہوا ہے۔ نومولودہ مکرم عبدالمجید صاحب کارکن وقف جدید ربوہ کی پوتی اور مکرم افتخار احمد صاحب آف بدوملہی کی نواسی ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو صحت وسلامتی والی طویل فعال زندگی عطا فرمائے۔ نیز نیک، صالحہ، خادمہ دین، والدین کیلئے قرۃ العین اور ہمیشہ ردائے خلافت سے چمٹے رہنے والی بنائے۔ آمین

ولادت

۞ مکرم محمد سجاد اقبال صاحب واہلیہ مکرمہ امۃ الحمید صاحبہ باب الابواب شرقی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے محض اپنے خاص فضل سے ہمیں دو بیٹوں کے بعد مورخہ 28 مئی 2013ء کو پیاری بیٹی سے نوازا ہے۔ نومولودہ کا نام رافعہ صلہ تجویز ہوا ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو نیک، صالحہ اور صحت وسلامتی والی لمبی عمر دے اور والدین اور جماعت کی خدمت گزار بنائے۔ آمین

اپرنٹس شپ برائے نرسز

۞ فضل عمر ہسپتال ربوہ میں نرسنگ کی تربیت کیلئے درخواستیں مطلوب ہیں۔ ایسے احمدی طلباء وطالبات جو خدمت کا جذبہ رکھتے ہوں اپنی درخواستیں مورخہ 15۔اگست 2013ء تک ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال کے نام ارسال کریں۔ درخواستیں مکمل ایڈریس، فون نمبر اور مکرم صدر صاحب محلہ یا امیر صاحب جماعت کی سفارش کے ساتھ آنی چاہئیں۔ کم از کم تعلیم میٹرک فرسٹ ڈویژن/ سیکنڈ ڈویژن، ایف اے/ ایف ایس سی ہو لیکن میٹرک سائنس کے ساتھ کیا ہو۔ اسناد اور ''ب'' فارم یا شناختی کارڈ کی فوٹو کاپی درخواست کے ساتھ لف کریں اور عمر کی حد زیادہ سے زیادہ 20 سال ہے۔ ان شرائط پر پورا اترنے والے طلباء اور طالبات کا انگریزی کا B پیپر کا تحریری امتحان ہو گا۔ کامیابی کی صورت میں زبانی انٹرویو ہو گا۔ نرسنگ کورس تین سال پر محیط ہوگا۔ دوران ٹریننگ وظیفہ بھی ملے گا۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

ٹھیکہ ٹک شاپ

۞ نصرت جہاں بوائز کالج دارالنصر غربی کی ٹک شاپ کو ایک سال کیلئے ٹھیکہ پر دینا مقصود ہے۔ ایسے احباب کرام جو تعلیمی اداروں میں ٹک شاپ کا تجربہ رکھتے ہوں ان کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ اپنی درخواستیں مورخہ 5۔اگست 2013ء تک صدر صاحب محلّہ کی تصدیق کے ساتھ ادارہ ہذا کو بھجوادیں۔ شرائط ٹھیکہ دفتر میں ملاحظہ کی جاسکتی ہیں۔

(پرنسپل نصرت جہاں بوائز کالج دارالنصر ربوہ)

ربوہ کے مضافات میں پلاٹس کے خریداران متوجہ ہوں

۞ ربوہ کے مضافات میں جن احباب کے پلاٹس ہیں ان سے گزارش ہے کہ اپنے پلاٹس پر قبضہ کرنے کیلئے چار دیواری اور کم از کم ایک کمرہ تعمیر کریں۔ جو احباب مضافاتی کالونیوں میں اپنے پلاٹ کی خرید وفروخت کسی پراپرٹی ڈیلر یا ایجنٹ کے ذریعہ کرنا چاہیں تو ان سے درخواست ہے کہ وہ صرف منظور شدہ پراپرٹی ڈیلر کی معرفت تحریری سودا کریں اور سودا کرنے سے قبل پراپرٹی ڈیلر کا اجازت نامہ ضرور چیک کر لیں۔

(صدر مضافاتی کمیٹی لوکل انجمن احمدیہ ربوہ)

احمدی مصنفین رابطہ کریں

۞ اگر آپ نے کبھی کوئی کتاب یا مقالہ لکھا ہے تو درخواست ہے کہ اولین فرصت میں ہم سے رابطہ فرمائیں۔ ریسرچ سیل ایسی تمام کتب /اخبارات ورسائل اور مقالہ جات کا ڈیٹا Data اکٹھا کر رہا ہے جو 1889ء سے لے کر اب تک کسی بھی احمدی کی طرف سے شائع شدہ ہوں۔

درج ذیل کوائف کے مطابق ہمیں فیکس یا ای میل کریں۔ اگر آپ کے پاس سلسلہ کی پرانی کتب موجود ہیں تو بھی درخواست ہے کہ ہمیں مطلع فرمائیں۔ آپ کے تعاون کا شدت سے انتظار رہے گا۔

ضروری کوائف:

کتاب کا نام: مصنف/مرتب/مترجم کا نام:

ایڈیشن: مقام اشاعت: تاریخ اشاعت:

ناشر/طابع: تعداد صفحات: زبان: موضوع:

برائے رابطہ فون نمبرز:

انچارج ریسرچ سیل پی او باکس 14 ربوہ پاکستان

فون نمبر آفس: 0092476214953

رہائش 0476214313

موبائل 03344290902

فیکس نمبر: 0092476211943

ای میل research.cell@saapk.org

(انچارج ریسرچ سیل ربوہ)

ملیریا سے بچاؤ

۞ آج کل عام طور پر ہسپتال میں ملیریا کے مریضوں کی تعداد میں اضافہ ہو رہا ہے۔ ملیریا سے بچاؤ کیلئے درج ذیل امور کی طرف خصوصی توجہ ہونی چاہئے۔ اس سلسلہ میں احباب کی خدمت میں گزارش ہے کہ

گھروں کے باہر کیاریوں اور اردگرد کے ماحول میں سپرے کروائیں۔

دروازوں اور کھڑکیوں پر جالی لگوائیں۔ اگر جالی لگی ہوئی ہے تو انہیں بند رکھیں۔

خصوصاً رات کے اوقات میں Repellant میٹس اور جلیبی ٹائپ رنگ وغیرہ استعمال کریں۔

گھروں کی چھتوں اور صحن میں سونے کی صورت میں مچھر دانی کا استعمال کریں۔

گھروں کے باہر پانی کھڑا نہ ہونے دیں۔

ڈسٹ بن اوپر سے ڈھکے ہونے چاہئیں اور ان کو فوری طور پر خالی کر دیا جائے۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

عجائبات عالم

الحمرا۔سپین

یورپ میں مسلمانوں کے

عروج کی آخری شاندار علامت

سپین میں غرناطہ کے سامنے ایک پہاڑی پر ہسپانوی اسلامی تعمیرات کا مجموعہ شاہی محل اور شرفا اور اہلکاروں کی قیام گاہ پر مشتمل ہے۔الحمرا کی تعمیر 1238ء سے 1354ء کے درمیان ہوئی۔ 1492ء میں مسلمانوں کی حکومت کے خاتمہ کے بعد یہ بڑی حد تک تباہ کر دی گئی۔ 8ویں صدی عیسوی سے لے کر 11ویں صدی عیسوی تک سپین میں عربوں کی سلطنت جس کا دارالحکومت قرطبہ تھا یورپ کی سب سے ترقی یافتہ سلطنت تھی ۔ 13ویں صدی عیسوی کے اوائل میں صرف ریاست غرناطہ میں عربوں کا تسلط قائم رہ گیا۔ غرناطہ میں الحمرا پیلس وہ یادگار ہے جو یورپ میں مسلمانوں کے عروج کی آخری شاندار نشانی ہے۔

اس عمارت کی تعمیر 1238ء میں غرناطہ کے پہلے سلطان ابن العامر کے دور میں شروع ہوئی اور 14ویں صدی عیسوی میں سلطان یوسف سوم اور سلطان محمد پنجم کے عہد میں پایہ تکمیل کو پہنچی ۔ باہر سے الحمرا کی دیواریں اور ستون سادہ مگر باوقار ہیں۔اس کے تمام فن تعمیر کا حسن اور آرائش اندرونی حصوں میں نظر آتا ہے۔دیواروں سے بنا اس کا احاطہ تین حصوں میں منقسم ہے۔مغرب میں ''الکرابا'' کا مضبوط حصار ہے۔درمیان میں الحمرا پیلس ہے۔ جہاں سلطان اور اس کی بیگمات رہا کرتی تھیں۔ان میں کھلے صحن ہیں۔صحنوں کے گرد بڑے اور چھوٹے کمرے ہیں جو پیچیدہ ، ہندسی آرائش سے مزین ہیں ۔ الحمرا کے سامنے ایک غیر متناسب چوکور محل موجود ہے جسے چارلس پنجم نے 1525ء میں شروع کروایا تھا مگر جو کبھی مکمل نہیں ہو سکا ۔ معروف امریکی مصنف واشنگٹن ارونگ نے الحمرا کے سارے ماحول کو ''جادو کی دنیا'' قرار دیا ہے۔

الحمرا کے دروازے، شہتیر اور چھتیں آبنوس کی لکڑی کی بنی ہوئی ہیں جنہیں کھود کر حسین نقش و نگار بنائے گئے ہیں۔اس کے فرش اور دیواروں کے نچلے حصے سبز، اودے اور نارنگی رنگوں کے ڈیزائنوں میں بنائے گئے۔دیواروں کے بقیہ حصے سرخ نیلے اور پیلے رنگ میں پینٹ کئے گئے ۔الحمرا کے دیگر کمروں میں ملکہ کا ڈریسنگ روم، شاہی غسل خانے، دو بہنوں کا ہال اور بادشاہوں کا ہال ہے۔ پھر یہاں گارڈن آف ڈراسکا بھی ہے جہاں سمر ہاؤس موجود ہے۔اس کا ایک کمرہ رازوں کا ہال کہلاتا ہے۔اس کمرے کے ایک کونے میں اگر سرگوشی کی جائے تو دوسرے سرے پر اسے آسانی سے سنا جا سکتا ہے۔

الحمرا میں آرائش کے تین بنیادی انداز نظر آتے ہیں ۔استر کاری کر کے نقش و نگار بنانے کا انداز۔موزیک ٹائلز میں جیومیٹریکل ڈیزائن اور عربی انداز کی خطاطی کیونکہ مبینہ اسلامی آرٹ میں انسانوں اور جانوروں کی تصاویر نہیں بنائی جاتیں۔ اس لئے یہ تین انداز اپنائے گئے ۔خطاطی کے ذریعے قرآنی آیات کے علاوہ اس محل کو بنانے والوں کی خوبصورت اشعار کے ذریعے تعریف کی گئی ہے۔ 1828ء کے بعد الحمرا پیلس کی وسیع پیمانے پر مرمت کر کے اسے پہلی حالت میں بحال کرنے کی کوشش کی گئی۔

خبریں

بڑھے ہوئے پیٹ سے امراض قلب اور کینسر کا خطرہ امریکہ میں ہونے والی ایک طبی تحقیق کے مطابق بڑھے ہوئے پیٹ سے امراض قلب اور کینسر کا خطرہ بڑھ جاتا ہے۔تحقیق کے مطابق بڑھے ہوئے پیٹ میں ایسی چربی جمع ہو جاتی ہے جو صحت کے لئے انتہائی مضر ہوتی ہے عام مٹاپے کے مقابلے میں بڑھے ہوئے پیٹ کے حامل افراد کو امراض قلب اور کینسر کا خطرہ زیادہ ہوتا ہے۔تحقیق کے مطابق پیٹ یا معدے کے گرد چربی سے دل کے ٹشوز اور دیگر اہم شریانیں متاثر ہوتی ہیں جس سے دل کے دورے کا خطرہ بڑھ جاتا ہے۔

انوکھی ٹری ہاؤس کالونی جمہوریہ کوسٹاریکا میں گھنے درختوں کے اوپر زمین سے کئی فٹ بلندی پر ایک کالونی آباد ہے۔ گھنے جنگلات میں بلند درختوں پر تعمیر کی جانے والی ''فنسا بیلاوزٹا'' نامی اس انوکھی کالونی کا رقبہ 600 ایکڑ پر محیط ہے جہاں 27 خاندان رہائش پذیر ہیں ۔ قدرتی ماحول میں قائم اس محلے کے باسیوں نے آپس میں رابطے اور ایک دوسرے کے گھر تک باآسانی رسائی کیلئے لکڑی کے پل بھی تعمیر کئے ہوئے ہیں۔ مکمل طور پر لکڑی کی تراش خراش سے قائم یہ منفرد ٹری ہاؤس کالونی نہ صرف اپنی انفرادیت اور دلکشی کے باعث سیاحوں کی توجہ مرکز بنی ہوئی ہے بلکہ فن تعمیر کا انوکھا نمونہ بھی ہے۔

ربوہ میں سحر و افطار 3-اگست

انتہائے سحر	3:53
طلوع آفتاب	5:23
زوال آفتاب	12:14
وقت افطار	7:06

ایم ٹی اے کے اہم پروگرام

3/اگست 2013ء

1:00 am	دینی وفقہی مسائل
2:00 am	خطبہ جمعہ 2/اگست 2013ء
3:05 am	درس القرآن
6:15 am	درس القرآن 2فروری 1997ء
8:05 am	خطبہ جمعہ 2/اگست 2013ء
10:25 am	دینی وفقہی مسائل
4:05 pm	درس القرآن 3فروری 1997ء
9:00 pm	راہ ہدیٰ Live

فاتح جیولرز
www.fatehjewellers.com
Email:fatehjeweller@gmail.com
ربوہ فون نمبر: 0476216109
موبائل 0333-6707165

اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ
FRS RABWAH
فیوچر ریس سکول ربوہ
یورپین طرز تعلیم ، کوئی ہوم ورک نہیں۔
بی ایس سی اور ماسٹرز ٹیچرز کی ضرورت ہے
نرسری تا پنجم داخلے جاری ہیں۔
نیو کیمپس کا آغاز دارالصدر شمالی
گرلز کیلئے ششم ہفتم کے داخلے جاری ہیں
دارالصدر شرقی عقب فضل عمر ہسپتال ربوہ
فون: 047-6213194 موبائل 0332-7057097

FR-10

شادی بیاہ و دیگر تقریبات پر کھانے پکوانے کا بہترین مرکز
مجید پکوان سنٹر 4/3 یادگار روڈ ربوہ
پروپرائیٹر: فرید احمد: 0302-7682815

سمیع سٹیل ٹریڈرز
مینوفیکچرز اینڈ جنرل آرڈر سپلائرز
اعلیٰ قسم کے لوہے کی چوکھاٹ کا مرکز
ڈیلرز: G.P_C.R.C_H.R.C شیٹ اینڈ کوائل

سیل۔سیل۔سیل
لیڈیز ورائٹی Rs,200/- To Rs.300/-
جینٹس سینڈل سلیپر Rs.300/-
بچگانہ Rs. 200/-
نیز عید کی نئی ورائٹی مناسب ریٹ پر دستیاب ہے۔
رشید بوٹ ہاؤس گولبازار ربوہ
03458664479

سچی بوٹی کی گولیاں
NASIR ناصر
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
PH:047-6212434

وردہ فیبرکس
لان پر سیل جاری ہے۔آئیں اور فائدہ اٹھائیں۔
چیمہ مارکیٹ بالمقابل الائیڈ بینک (دکان گلی کے اندر ہے)
0333-6711362, 047-6213883

سیال موبل آئل سنٹر اینڈ سپیئر پارٹس
ورکشاپ کی سہولت۔گاڑی کرایہ پر لینے کی سہولت
نزد پھاٹک اقصیٰ روڈ ربوہ
عزیز اللہ سیال
047-6214971
0301-7967126

Skylite Institute of Information Technology
(Educating People For Future)
خوشخبری
بیرون ممالک اعلیٰ تعلیم کے خواہشمند طلباء کے لئے
سپوکن انگلش کورس
ایڈوانس کورسز
☆ موبائل ایپلیکیشن ڈویلپمنٹ
☆ ایس ای او
ادارہ کی جانب سے مندرجہ ذیل کمپیوٹر کورسز میں داخلے جاری ہیں۔
☆ کمپیوٹر بیسکس ☆ مائیکروسافٹ آفس ☆ گرافکس ڈیزائننگ ☆ ویب ڈویلپمنٹ
کامیاب طلباء کے لئے سکائی لائٹ کمیونیکیشن میں جاب حاصل کرنے کے مواقع
آج ہی تشریف لائیں اور کورسز کے بارے میں مکمل رہنمائی حاصل کریں۔
نظارت تعلیم سے منظور شدہ
UPS، اور جنریٹر کی سہولت
ائرکنڈیشنڈ کلاس رومز
کوالیفائیڈ ٹیچرز
4/14. 2nd Floor, Gole Bazar Rabwah, PH: 047-6211002, 03334407321